REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۱۷ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۱۷ مئی سنہ ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۱۲

آزاد کشمیر حکومت نے کوہالہ اور پونچھ کے درمیان پختہ سڑک تیار کرالی

ڈوگرہ حکومت کی دس سالہ کوششوں کے مونہہ پر چپت

مظفر آباد ۱۶ مئی ۔ آزاد کشمیر حکومت نے کوہالہ اور پونچھ کے درمیان سڑک کی تعمیر ختم کر لی ہے۔ یہ سڑک تین ماہ کے مختصر عرصہ کے اندر اندر تیار کی گئی ہے۔ اس سڑک پر اب بسیں عام چل رہی ہیں۔ اور ضروریات زندگی کی اشیاء ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچانے کا کام نہایت آسان ہو گیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈوگرہ مہاراجہ کی حکومت دس سال میں بھی اس دشوار گذار رستے کو سڑک میں تبدیل نہیں کر سکی تھی کیونکہ ڈوگرہ حکومت کی پالیسی ہمیشہ یہی رہا ہے کہ مسلم اکثریت والے علاقوں کو رفاہ عامہ کی سہولتوں سے محروم رکھا جائے ۔ اس سڑک کے چل جانے سے عام اشیاء کی قیمتوں میں بھی معتد بہ کمی واقع ہو گئی ہے۔

لاشوں پر بنیاد

کشمیر کا جو علاقہ ہندوستان کے قبضے میں ہے اور جس پر آجکل عبداللہ شاہی سکہ چل رہا ہے اس میں ضروریات زندگی کو دن بدن مفقود کر کے کشمیریوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے زندگی اس قدر دشوار ہو گئی ہے کہ وہاں کے کارکنوں کی ایک انجمن نے اپنے محضر میں واشگاف الفاظ میں یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر ہند کشمیر میں غذائی صورت حالات یہی رہی تو عبداللہ کی نام نہاد حکومت کی بنیاد لاشوں پر اور بھوک سے مرے ہوئے ہڈیوں کے پنجروں اور ڈھانچوں پر رکھی جائے گی۔ یہ محضر نامہ جموں سے ایک اخبار دو زبیر نے چھاپا ہے۔

موتمر عالم اسلامی کا شکریہ

مظفر آباد ۱۶ مئی ۔ موتمر عالم اسلامی نے آزاد کشمیر حکومت کو استصواب رائے عامہ میں ہر ممکن خدمات انجام دینے کی جو پیشکش کی ۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر نے آج ان خدمات کو قبول کرتے ہوئے ادارے کے سکرٹری کو نہایت ہی شکر و امتنان کا خط لکھا ہے۔ یاد رہے کہ موتمر عالم اسلامی کا ایک وفد آزاد کشمیر کے علاقے میں چند دنوں کے دورے پر ہے جس میں ایران اور مصر کے نمایندے بھی ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان کا خیر مقدم

طہران ۱۶ مئی ۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے ایران کے ناظم الامور سے غیر رسمی ملاقات کی ۔ اس کے علاوہ آپ نے والی ایران سے ۲ گھنٹے تک بات چیت کی ۔ جس میں اسلامی ممالک کے اہم امور زیر بحث رہے ۔ کل ایران کے وزیر اعظم آقائی محمد سعید المراغی نے آپ کے اعزاز میں دعوت دی ۔ جس میں آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ایران ہر حال میں پاکستان کا دوست رہے گا ۔ آپ نے پاکستان سے دوسرے مضبوط رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ایران کے دل میں قائد اعظم کی وہی عزت اور وقار تھا اور ہے ۔ جو پاکستان کے دل میں ہے ۔ کیونکہ ان کی کوششوں کے طفیل ہمارے پڑوس میں ایک شاندار اسلامی مملکت کا وجود عمل میں آیا ۔

سپاسنامے کا جواب

وزیر اعظم پاکستان نے جوابی تقریر میں کہا میرے لئے ایران کے لوگوں کا پاکستان کو اس قدر وقار و احترام سے دیکھنا باعث سکون و راحت ہے جہاں مجھے تمام اسلامی ممالک عزیز ہیں ۔ وہاں ایران پاکستان کے بہت زیادہ قریب ہے ۔ دیگر مذہبی اور تمدنی رشتوں کے علاوہ یہ ملک صدیوں تک ہمارا تہذیبی وطن رہا ہے ۔ فنون لطیفہ کا سارا ذخیرہ در اصل اسی قدیم و عظیم ملک کا نایاب ورثہ ہے ۔ جب پاکستان وجود میں آیا ۔ تو سب سے پہلی مبارکباد ہمیں ایران کی طرف سے پہونچی ہم یہ کس طرح فراموش کر سکتے ہیں کہ ایران نے اس وقت محبت و مودت کا ہاتھ ہماری طرف بڑھایا ۔ جب بعض بدخواہ پڑوسی ممالک اس غلط خیال کے حامی تھے ۔ کہ پاکستان قائم نہ رہ سکے گا ۔ آپ کی آمد اور اسی وقت شرق اردن کے امیر شاہ عبداللہ کے ورود کو سیاسی حلقوں میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے ۔ اور توقع کی جا رہی ہے ۔ کہ شاید یہ موقعہ اسلامی ممالک کی یونین کے لئے کسی سکیم کا پیش خیمہ بن جائے ایران کے اخبارات نے بھی اس موقعے کو خاص اہمیت دی ہے ۔ اور وزیر اعظم پاکستان کا شاندار خیر مقدم کیا ہے ۔ بیگم لیاقت علی خان نے بھی آج نرسنگ ہوم کا معائنہ

کمیونسٹ فوجیں چین کے امیر ترین شہر شنگھائی کے دروازوں پر

برطانوی باشندوں کو ہانگ کانگ بھیجا جا رہا ہے

شنگھائی ۱۶ مئی ۔ (بی ۔ بی ۔ سی) اطلاعات مظہر ہیں کہ کمیونسٹ فوج چین کے امیر ترین شہر شنگھائی کے ہوائی اڈے کے قریب پہونچ گئی ہے ۔ سرکاری ذرائع نے بھی اس خبر کی تصدیق کر دی ہے ۔ شنگھائی کے ارد گرد چار ہوائی اڈے ہیں ۔ اس وقت جس اڈے کے قریب جنگ ہو رہی ہے ۔ اس کے قریب و جوار میں غیر ملکیوں کی کوٹھیاں ہیں ۔ آج برطانوی باشندوں کا انخلاء ہانگ کانگ کی طرف شروع ہو گیا ۔ ایک برطانوی ترجمان کے کہنے کے مطابق برطانوی ہوائی بیڑے کی تین اڑن کشتیاں بھی شنگھائی کو روانہ ہو گئیں ۔ یہ کشتیاں برطانوی باشندوں کو ہانگ کانگ لائیں گی ۔ ترجمان نے بتایا کہ اگر مزید ضرورت ہوئی ۔ تو کچھ اور کشتیاں بھی بھیجی جائیں گی ۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں درد نقرس ہے احباب ۔۔۔ اسے صحت فرمائیں ۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں درد ضعف کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

— محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو بخار بدستور ہے نیز دانتوں میں درد بھی اسی طرح ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

— مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کے متعلق اطلاع آئی ہے کہ ان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل رو بصحت ہے ۔ بخار ٹوٹ گیا ہے ۔ ضعف بھی مقابلۃً کم ہے ۔ لیکن تا حال بستر سے اٹھنے کی اجازت نہیں ۔ احباب خادم صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

طرابلس میں ہنگامے — ایک عرب شہید — نو زخمی

برطانیہ نے لیبیا کے مسلمانوں سے غداری کی ہے

قاہرہ ۱۶ مئی (بی بی سی) لیبیا کی مجلس آزادی کے صدر بشیر السعداوی نے مجلس اقوام کے سکرٹری جنرل اور لیک سکس میں برطانوی وفد کے صدر کے نام ایک برقی تار میں لیبیا پر اطالوی تسلط کے احیاء کے خلاف احتجاج کیا ہے تار میں اس غداری کی مذمت کی گئی ہے ۔ جو لیبیا کے عوام سے برطانیہ نے کی ۔ جنہوں نے اس کے شانہ بشانہ لڑ کر اطالوی اقتدار کا تختہ الٹ دیا تھا ۔ اس میں مجلس اقوام کو متنبہ کر دیا گیا کہ اس تقسیم اور اطالوی اقتدار بالجبر کے خونیں نتائج کی ذمہ داری برطانیہ پر ہو گی ۔

آج طرابلس میں کشیدگی زوروں پر رہی اور کرفیو کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ۔ برطانوی تجویز کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے ۔ کل کی فائرنگ میں ایک عرب شہید اور نو زخمی ہوئے ۔ ایک انگریز سپاہی اور تین طرابلسی سپاہی بھی مجروح ہوئے ۔ برطانیہ اپنی تجویز کے حق میں دوسرے ملکوں کی رائے ہموار کر رہا ہے ۔ مجلس اقوام کی ایک سب کمیٹی نے عراق کی لیبیا کی آزادی والی تجویز مسترد کر دی ہے ۔ فلشنگ میڈو میں یہ امکان پایا جاتا ہے کہ جنرل اسمبلی اس مسئلے پر بحث کو ۲۰ ستمبر پر ملتوی کر دیگی ۔

اسلحہ سے پابندی ہٹالی ۔

کراچی ۱۶ مئی ۔ کشمیر میں التوائے جنگ کے سبب سے امریکہ نے ہندوستان و پاکستان کو اسلحہ بھیجنے پر جو پابندی لگا رکھی تھی ۔ اس پابندی کو اٹھا لیا گیا ہے ۔ اس اعلان کی اطلاع آج کراچی اور دہلی میں دونوں حکومتوں کو پہنچا دی گئی ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۔۔۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

تبلیغ ہی ہماری جان ہے

(ارشادات حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ یہ صرف کمزوری نفس ہے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری تبلیغ کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ (الفضل ۳ فروری ۱۹۴۴ء)

۲۔ دلیل تبلیغ شدید عداوت کو انتہا درجہ کی محبت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (")

۳۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تبلیغ کرتے جائیں اور دوسروں کو سناتے جائیں۔ اگر کوئی آج نہیں تو کل سنیگا۔ اور وہ نہیں تو اس کا بیٹا سنیگا (")

۴۔ ہم کو تبلیغ کی دیوانگی اپنے اندر پیدا کر لینی چاہیئے۔ اس سے قوت عمل پیدا ہو جائے گی۔ مسلمانوں نے تبلیغ کو چھوڑ کر قوت عمل کو کھو دیا ہے۔ (")

۵۔ ہر احمدی مبلغ ہے۔ اگر ہر فرد تبلیغ کریگا۔ تو وہ مجبور ہو گا کہ دلائل یاد رکھے اور اس کے لئے کتابیں پڑھے گا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۶۔ تم یہ مت سمجھو کہ ہم چونکہ تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے کوئی دشمن ہماری گردنوں کو نہیں کاٹے گا۔ ایسا خیال کرنا اول درجہ کی نادانی اور حماقت ہے۔ دنیا میں ہمیشہ مبلغوں کی گردنیں کاٹی جاتی ہیں۔ جب ہم صحیح معنوں میں تبلیغ کریں گے، تو دنیا اس بات پر مجبور ہو گی۔ کہ ہماری گردنوں کو کاٹے۔ ابھی تک تو ہم نے تبلیغ کو اس رنگ میں جاری ہی نہیں کیا۔ کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کی گردنیں کاٹی جائیں۔ (الفضل ۷ جنوری ۱۹۳۰ء)

۷۔ مبلغ قومیں وہی ہیں۔ کہ جب حکومتیں انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے سے روکتی ہیں تو وہ خاموش نہیں بیٹھ جاتیں۔ بلکہ اپنی تجارت۔ اپنی زراعت۔ اپنی ملازمت اور اپنے گھر بار کو چھوڑ کر نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر شخص یہ تہیہ کئے ہوئے ہوتا ہے۔ کہ اب میں اس ملک میں داخل ہو کر رہوں گا۔ اور تبلیغ کروں گا (")

۸۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ لوگ ہماری باتیں نہیں سنتے۔ تبلیغ کس کو کریں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس بات کے اعلان کا ارشاد ہوا تھا۔ کہ اگر تم میری بات بھی نہ سنو گے۔ تو بھی میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا۔ اور کہتا چلا جاؤں گا۔ (الفضل ۱۳؍۲؍۱۹۳۰ء)

۹۔ مبلغ بننا بڑی ذمہ داری ہے۔ مبلغ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ (مشاورت ۱۹۳۸ء)

۱۰۔ مبلغ وہ ہے جس کے دل کی ایمان کی حالت انبیاء کے ایمان کی نقل ہو۔ (" ")

۱۱۔ کتابیں پڑھ کر ایک شخص عالم تو بن سکتا ہے۔ مگر مبلغ نہیں (" ")

۱۲۔ جس کے دل میں شوق ہوتا ہے۔ وہ دفتر سے فارغ ہو کر تبلیغ کے لئے نکل جاتا ہے۔ اور جسے شوق نہیں ہوتا وہ گھر جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ (" ۱۹۴۷ء)

۱۳۔ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم تبلیغ کو زیادہ وسیع کریں۔ تبلیغ ہماری جان ہے۔ (خاکسار عبد الحمید آصف)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہو گا کہ گذشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا۔ گو پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ لیکن بوجہ آنکھوں کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ روہڑی تک کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

معذرت

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب چنیوٹ)

مجھے کئی روز سے شدید خشک کھانسی اور بخار سے بہت تکلیف ہے اور آنکھوں میں بہت غبار ہو گیا ہے۔ کچھ لکھا پڑھا نہیں جاتا۔ جن دوستوں کے خطوط دعا کے لئے آتے ہیں۔ ان کے لئے دعا ضرور کر دیتا ہوں۔ مگر جواب نہیں لکھ سکتا۔ اور بیاہ شادی کی کوشش کی ہمت اس حالت میں نہیں ہو سکتی۔ اور استخارے بھی نہیں ہو سکتے۔ احباب سے معافی چاہتا ہوں۔ (مفتی محمد صادق)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر ذمہ دار نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کا تبلیغی مرکزی فنڈ

تحریک جدید کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے۔ جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہو گا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

تحریک جدید کا یہ تبلیغی مرکزی فنڈ وہی ہے۔ جس سے پاکستان سے باہر ملکوں میں تبلیغ کا جال بچھایا جا رہا ہے اور تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور پھر اس وقت جو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان کی واپسی پر دوسرے جانے والے مبلغ تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور مبلغین کو اخراجات بھی پیشگی ششماہی وار ارسال کئے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح مبلغین کو اعلیٰ تعلیم کے لئے کالجوں وغیرہ میں بھی داخل کرایا جاتا ہے۔ پس اس طرح جون میں تحریک جدید کا ہزار ہا روپیہ یکدم خرچ ہو جانا یقینی ہے۔ جو اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ مخلصین کے وعدے جلد ادا ہوں۔ اور ۳۱ مئی تک ضرور پورے ہو جائیں۔ تا تحریک جدید کے تبلیغی کام میں روپیہ کی روک نہ ہو۔ اس لئے جو احباب اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکتے۔ انہیں آج ہی سے کوشش کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کر سکیں۔ اور اس طرح وہ سابقون الاولون کی صف میں بھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس طرح ان کے وعدوں کی ادائیگی ششماہی اول کے ختم ہونے پر ہو جائیگی۔

پاکستان سے باہر کی ہندوستانی جماعتوں کے وعدوں کی میعاد ۳۰ اپریل کو ختم ہوتی ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب بھی آج سے ہی ایسی کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے ۳۱ مئی تک ادا ہو جائیں۔ ان کے اقدام سے ظاہر ہے۔ کہ وہ سابقون الاولون کی صف میں آ جاتے ہیں۔ پاکستان اور بیرونی جماعتوں کو دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ علاوہ اخبار کے اعلان کے چٹھی کے ذریعہ بھی اطلاع دے چکا ہے۔

دفتر اول کے پندرھویں سال کی بقیہ فہرست جس میں بیرونی ممالک کے احباب بھی ہیں۔ ذیل میں دی جاتی ہے۔

ملک محمد خورشید خان صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ ۲۱۰

محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیری صاحب عدن بنام ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن معہ اہلیہ صاحبہ و والدہ مرحومہ ۹۰۰

مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن نے اطلاع دی ہے کہ عدن کے اکثر احباب کا چندہ تو وصول ہو چکا ہے۔ تھوڑی تھوڑی رقم ایک دو احباب کی قابل ادا ہے۔ عنقریب پندرھویں سال کا روپیہ ارسال ہو گا۔

لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر جی۔ ڈی احمد صاحب ڈھاکہ ۷۵۰/-

میجر سعید صاحب خود و بیگم صاحبہ ڈھاکہ ۱۰۰۰/-

ڈاکٹر غلام قادر صاحب چٹاگانگ ۲۰۰/-

بابو مختار احمد صاحب معہ اہلیہ مدن موہن ۲؍۱۱/-

بابو مالک رام صاحب ایم اے اسکندریہ ۵-۵

چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ لنڈن ۱۵۰

چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ لنڈن حال لاہور ۶۳/-

مسٹر اے آر۔ حسن علی صاحب ماریشس ۱۱ پونڈ

مولوی نور احمد صاحب نسیم سیکرٹری مشن ۶۰/-

بابو محمد عبد اللہ صاحب انجینئر ایران معہ اہل و عیال ۱۰۰۰/-

شیخ نظر احمد صاحب ڈرائیور ریکارڈ لینڈ جن کے ذمہ ۲/- تیرھویں سال کے اور چودھویں کے وعدہ کی رقم ۶۰/- تھی۔ یہ بقایا اور پندرھویں سال کی ۵۰ رقم داخل فرما دی ہے۔ وعدہ پندرھویں سال کا ۴۵/- ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کیمبل پور ۵۰/-

ذیل میں ان احباب کی فہرست بھی دی جا رہی ہے۔ جن کا چیک یا ڈرافٹ ۳۱ مارچ تک دفتر محاسب میں پہنچا۔ اور ان کے نام حضرت کے حضور پیش کر کے شائع ہو رہے ہیں۔

نام	رقم
مرزا سیف اللہ خان صاحب فاروق بہاولپور	۶۴/-
میجر اقبال احمد صاحب ملتان	۵۲۲/-
شیخ جمیل الرشید صاحب لاہور	۱۵/-
حاجی تاج محمود صاحب چنیوٹ	۱۵/-
حکیم عبد الرحیم صاحب قریشی معہ والدین چک ۲۴	۳۶/-
بشیر احمد شاہ صاحب چک ۲۲ ضلع لائلپور	۵/۱۴
عبد المنان شاہ صاحب " "	۵/۱۴
محمود احمد شاہ صاحب " "	۵/۱۴
محترمہ محمودہ نیر صاحبہ گوجرانوالہ	۳۰/-
لفٹیننٹ کرنل محمد یوسف شاہ صاحب کابل	۸۶۰/-
حاجی بقا اللہ صاحب بھوپال	۷۵۰/-
عبد الرحمن خان صاحب آف مالیرکوٹلہ	۲۰۰/-
خلیفہ عبد المنان صاحب	۳۰۰/-
ڈاکٹر سراج الحق صاحب کوئٹہ و اہلیہ صاحبہ و بچگان ڈاکٹر صاحب	۲۹۵/-
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایران واسطے	۲۶۷/-
میجر ناصر احمد صاحب چک ۶۴۹	۵۱۵/-
محترمہ والدہ صاحبہ " "	۴۱/-
چوہدری محمد اکرم خان صاحب باڑھی سندھ	۶۰۰/-
" محمد علی خان صاحب "	۲۶۰/-
حوالدار کلرک عبد الرحمن صاحب دہلوی	۳۵/-

آپ نے ۴۰ سولہویں سال اور ۴۵ سترھویں سال کے اور ۵۰/- اٹھارھویں سال کے بھی ادا کر دیئے ہیں۔ گویا آپ نے ۱۷۰/- دے کر اٹھارہواں سال تک ادا کر دیئے ہیں۔

مرزا معظم بیگ صاحب گلگت ایجنسی ۴۲/-

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ
الفضل
۱۷ مارچ ۱۹۴۹ء

نظامِ حکومت سوسائٹی کی ذہنیت پر منحصر ہے

معاصر تسنیم میں ایک شائع شدہ مقالہ سے ہم ایک طویل اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ معاصر نے صاحب مقالہ کا نام ظاہر نہیں کیا۔ مگر ہم کر دیتے ہیں۔ کہ یہ مودودی صاحب کی تصنیف ہے۔ فھو ھذا

"اہل علم جانتے ہیں۔ کہ حکومت خواہ کسی نوعیت کی ہو۔ مصنوعی طریقہ سے نہیں بنا کرتی۔ ...... وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ کہ کہیں وہ بن کر تیار ہو اور پھر ادھر سے لا کر اس کو کسی جگہ جما دیا جائے۔ اس کی پیدائش، تو ایک سوسائٹی کے اخلاق۔ نفسیات۔ تمدن اور تاریخی اسباب کے تعامل سے طبعی طور پر ہوتی ہے۔ اس کے لئے کچھ ابتدائی لوازم ہیں ......

جس نوعیت کا بھی نظام حکومت پیدا کرنا مقصود ہو۔ اسی کی مزاج اور اسی کی فطرت کے مناسب اسباب فراہم کرنا اور اسی کی طرف لے جانے والا طرز عمل اختیار کرنا بہر حال ناگزیر ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ویسی ہی تحریک اٹھے۔ اسی قسم کے انفرادی کیریکٹر تیار ہوں۔ اسی طرح کا اجتماعی اخلاق بنے۔ اسی طرز کے کارکن تربیت کئے جائیں۔ اسی ڈھنگ کی لیڈرشپ ہو۔ اور اسی کیفیت کا اجتماعی عمل ہو۔ جس کا اقتضا اس خاص نظام حکومت کی نوعیت فطرتاً کرتی ہے۔ جسے ہم بنانا چاہتے ہیں۔ یہ سارے اسباب و عوامل جب بہم ہوتے ہیں۔ اور جب ایک طویل مدت تک جد و جہد سے ان کے اندر اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ان کی تیار کی ہوئی سوسائٹی میں کسی دوسری نوعیت کے نظام حکومت کا جینا دشوار ہو جاتا ہے۔ تب ایک طبعی نتیجہ کے طور پر وہ خاص نظام حکومت ابھر آتا ہے۔ جس کے لئے ان طاقتور اسباب نے جد و جہد کی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ ایک بیج سے جب درخت پیدا ہوتا ہے۔ اور اپنے زور میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو نشوونما کی ایک خاص حد پر پہنچ کر اس میں وہی پھل آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن کے لئے اس کی فطری ساخت زور کر رہی تھی۔ اس حقیقت پر جب آپ غور کریں گے۔ تو آپ کو یہ تسلیم کرنے میں ذرا تامل نہ ہوگا۔ کہ جہاں تحریک لیڈرشپ انفرادی سیرت جماعتی اخلاق اور حکمت عملی ہر ایک چیز ایک نوعیت کا نظام حکومت پیدا کرنے کے لئے مناسب و موزوں ہو۔ اور امید کی جائے۔ کہ ان کے نتیجہ میں بالکل ہی ایک دوسری نوعیت کا نظام پیدا ہوگا۔ وہاں بے شعوری۔ خام خیالی اور خام کاری کے سوا اور کوئی چیز کام نہیں کر رہی ہے۔"

اس اقتباس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ مودودی صاحب افلاطون اور روشن دین تنویر کی طرح "مرغی پہلے یا انڈا" کے پھیر میں پڑ گئے ہیں۔ مودودی صاحب نے یہاں اسی بات پر زور دیا ہے۔ جو ہم شروع سے "اسلامی جماعت" کے افراد کو سمجھاتے چلے آتے ہیں۔ اگر آپ مودودی صاحب کے اس نظریہ کا موازنہ آپ کے اور آپ کی جماعت کے اس رویہ سے کریں گے۔ جو انہوں نے پاکستان بننے کے بعد اختیار کر لیا۔ تو آپ کو ان کے قول و فعل کا تضاد صاف نظر آ جائے گا۔

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ مودودی صاحب نے مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا۔ اور اپنے زیر اثر مسلمانوں کو بھی ووٹ دینے سے روکا۔ اس لئے کہ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ آپ چونکہ مسلم لیگ کے طریقوں کو لادینی سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ اسی میں حق بجانب تھے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہاں تک آپ نے اپنے نظریہ کے مطابق کم سے کم اس معاملہ میں ضرور عمل کیا۔ لیکن جب پاکستان بن گیا۔ تو نہ تو آپ کو اپنے نظریات یاد رہے۔ اور نہ اپنا گذشتہ عمل۔ آپ نے اپنے اس نظریہ کو بالکل بھلا دیا۔ کہ "جہاں تحریک۔ لیڈرشپ۔ انفرادی سیرت۔ جماعتی اخلاق اور حکمت عملی ہر ایک چیز ایک نوعیت کا نظام حکومت پیدا کرنے کے لئے مناسب و موزوں ہو۔ اور امید کی جائے۔ کہ ان کے نتیجہ میں بالکل ہی ایک دوسری نوعیت کا نظام پیدا ہوگا۔ وہاں بے شعوری خام خیالی۔ اور خام کاری کے سوا اور کوئی چیز کام نہیں کر رہی ہے۔" پھر آپ نے اپنے اس نظریہ کو بھی نظر انداز کر دیا۔ کہ "اہل علم جانتے ہیں۔ کہ حکومت خواہ کسی نوعیت کی ہو مصنوعی طریقہ سے نہیں بنا کرتی۔" آپ نے وہ تمام باتیں فراموش کر دیں۔ جن کی وضاحت آپ نے نہایت چابکدستی سے مندرجہ بالا عبارت میں فرمائی ہے۔ اور بغیر ایک لمحہ سوچے سمجھے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہاں تحریک۔ لیڈرشپ۔ انفرادی سیرت جماعتی اخلاق اور حکمت عملی اس نوعیت کی نہیں ہے۔ پاکستان میں مصنوعی طریق سے دوسری قسم کی حکومت بنانے پر اصرار کرنے لگے۔ اور پاکستان کے ہر کونے پر کھڑے ہو کر دے مطالبہ پر مطالبہ دے قرارداد پر قرارداد۔ دے مکتوب پر مکتوب۔ پاکستان ابھی عالم تزلزل میں تھا۔ اس نعرہ زنی نے اس کو اور بھی خانہ انوری بنا دیا۔ اس طرح آپ ان تمام عناصر کے عمداً یا اتفاقاً رہنما بن گئے۔ جو خیر سے پاکستان کے خیر خواہوں میں اب اپنا نام سب سے پہلے لکھوانا چاہتے ہیں۔

اس کے کئی نتیجے ظاہر ہوئے۔ ناگوار بھی اور خوشگوار بھی مطلوب نہ خوشگوار نتیجہ وہ ہے۔ جس پر آپ کی جماعت اب بڑی مسرور نظر آتی ہے۔ اور جس کو در اصل مطالبات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بغیر مرغی کے انڈا پیدا کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ یعنی اسمبلی میں "قرارداد مقاصد" پاس ہو گئی ہے۔ جس کی غرض ہے کہ مصنوعی طریقہ سے اسلامی حکومت بنائی جائے۔ اس ایک انڈے سے اب آپ کی جماعت نے کئی اور قراردادوں کے انڈے بنا لئے ہیں۔ اور ان انڈوں سے مصنوعی چوزے پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو بڑے ہو کر اس مرغی کی کمی پورا کریں گے۔ جس کے بغیر بزعم خود قرارداد مقاصد کا انڈا مطالبات سے پیدا ہونا سمجھ لیا گیا ہے۔

اگر قرارداد مقاصد صرف چند غیر طبعی مطالبات کا نتیجہ ہے۔ تو اسکی حیثیت بے مرغی کے انڈے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور خواہ اس سے کئی اور انڈے پیدا کر لئے جائیں۔ اور ان سے چوزے پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جائے۔ تو یہ کوشش سوائے فتنہ و فساد برپا کرنے کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرے گی۔ لیکن اگر یہ قرارداد مقاصد پاکستان کے باشندوں کی ذہنیت کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ اور محض مطالبات کے نتیجے میں مصنوعی طریقہ سے ٹھونسی نہیں گئی۔ تو انشاء اللہ اس کے نتائج بھی اچھے برآمد ہوں گے۔ اور جو لوگ اس کو محض اپنے مطالبات کا غیر طبعی نتیجہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اس پر بے جا ناز فرما رہے ہیں۔ وہ پھر اگر اپنے غیر طبعی مطالبات سے اسکی طبعی نشوونما میں حائل ہوتے رہے۔ تو یہی ڈر ہے۔ کہ اس کا وہی نتیجہ نکلے گا۔ جو غیر طبعی طریقوں کا نکلا کرتا ہے۔ اور وہ نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ملک میں بد امنی اور فتنہ و فساد کا باب کھل جائے۔ کیونکہ شریعتی قانون وہ نہیں ہے۔ جو مودودی صاحب یا ان کے دوست سمجھتے ہیں۔ بلکہ شریعتی قانون وہ ہے۔ جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ثابت ہوتا ہے۔

در اصل بات یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کی نقل میں ایک جماعت بنانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن چونکہ ان کے رجحانات زیادہ تر سیاسی تھے۔ اور مروجہ لادینی حکومتی نظاموں سے متاثر تھے۔ اس لئے آپ نے اسلام کی توضیح صرف لادینی از قسم فاشی اور اشتراکی نظام کے نقطۂ نظر سے کرنا شروع کر دی۔ اس لئے لازمی تھا۔ کہ آپ فطرتاً انہی طریقوں کو اپناتے جو لادینی نظام حکومت کے قیام کے ہیں۔ اس لئے آپ نے جماعت کی تربیت ہی ایسے انداز سے کی ہے۔ کہ جس کا مطمح نظر حکومت سے مطالبات منوانا اور قراردادیں پاس کرنا ہے۔ اگر آپ الٰہی حکومت کو صرف سیاست تک محدود نہ کر دیتے۔ اور عوام کو اسلامی اخلاق اختیار کرنے پر زیادہ زور دیتے۔ تو معاملات میں الجھنیں نہ پیدا ہوتیں۔ مگر اگر آپ ایسا کر سکتے۔ تو آپ کی جماعت اور الٰہی جماعت میں کیا فرق رہتا؟ شریعت کا مطلب پاکستان میں اس ملائی راج کو از سر نو زندہ کرنا نہیں۔ جس نے آج اسلام کو دنیا کی نظر میں بھیانک بنا رکھا ہے۔ اور متعصب غیر مسلموں کو موقع دیا ہے۔ کہ وہ اسلام کے متعلق مہذب دنیا میں غلط فہمیاں پھیلائیں۔ اور اس طرح اسلام کی ترقی کا راستہ روک دیں۔ جماعت احمدیہ اگرچہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے حتی الوسع کام کر رہی ہے۔ مگر ابھی بے انداز کام کرنے کے لئے پڑا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں جو تحریکیں اٹھتی ہیں۔ وہ سیاسیات کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتی ہیں۔ اور اس کام کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتیں۔ کہ جو دراصل دنیا میں اسلام کو اپنا حقیقی مقام بنانے میں مدد کرے۔ مصر میں اخوان المسلمین۔ یہاں احرار خاکسار وغیرہ سب تحریکیں سیاست کی نذر ہو چکی ہیں۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اگر مودودی صاحب کی اسلامی جماعت بھی اپنی موجودہ روش پر قائم رہی۔ تو اس کا بھی یہی انجام ہونے والا ہے۔ اور اس کا موجودہ روش پر قائم رہنا لازمی ہے اس لئے کہ اسکی بنیاد ہی اپنے مفروضہ اسلام پر ہے۔ نہ کہ حقیقی اسلام پر۔ جسکی ریڑھ کی ہڈی تعلق باللہ ہے۔

اپنا اپنا کام کریں گے

صبح کریں گے شام کریں گے
تبلیغ اسلام کریں گے

لاکھ وہ روڑے اٹکائیں اب
اپنا کام انجام کریں گے

دیں گے دعا ہم ہر دشمن کو
گو دشمن دشنام کریں گے

اپنا اپنا ظرف ہے سب کا
اپنا اپنا کام کریں گے

بحر حوادث میں تیریں گے
طوفانوں کو رام کریں گے

ثبت ہر اک ذرے کے دل پر
اپنے خدا کا نام کریں گے

نصرتِ دیں کو آئینگے جن کو
عرش سے وہ الہام کریں گے

زندگی ہے نا ہید عمل سے
مٹ گئے جو آرام کرینگے

(عبد المنان ناہید)

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرت خاتم النبیینؐ حصہ سوم جزو اوّل مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

۲

عام تعلقات میں مراتب کو ملحوظ رکھنے کی تلقین

اسلامی مساوات کے متعلق یہ بنیادی نظریہ بیان کرنے کے بعد اسلام اس سوال کو لیتا ہے کہ جب اصل کے لحاظ سے ایک ہونے کے باوجود مختلف لوگوں کے حالات اور اوصاف مختلف ہو سکتے ہیں۔ تو اس ناگزیر اختلاف کی موجودگی میں مختلف مدارج کے لوگوں کے متعلق عام تمدنی معاملات میں کیا رویہ ہونا چاہیئے۔

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ

(ابوداؤد کتاب الادب)

یعنی "اے مسلمانو! تمہارے لئے ضروری ہے کہ آپس کے معاملات میں لوگوں کے معروف مرتبوں کا خیال رکھا کرو اور ان کے حالات اور درجہ کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا کرو۔"

اس حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جو لوگ کسی دینی یا دنیوی بنا پر کوئی رتبہ یا بڑائی حاصل کریں تو عام معاملات میں ان کے مرتبہ کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ واجبی احترام سے پیش آنا اسلامی اخلاق کا حصہ ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بات ہے کہ جب یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے فیصلہ کے لئے سعد بن معاذ انصاری قبیلہ اوس کے رئیس موقع پر تشریف لے گئے تو آنحضرت صلعم نے انہیں آتا دیکھ کر صحابہ سے فرمایا:

قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ

(بخاری ابواب المناقب)

یعنی "اپنے رئیس کے اکرام اور امداد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔"

اسی طرح قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو پیغام رسالت دیکر فرعون کی طرف بھیجا تو حضرت موسیٰؑ کو تاکید فرمائی کہ (چونکہ فرعون کو اس وقت ملک میں رتبہ حاصل ہے اس لئے) اس کے ساتھ نرمی اور ادب کے طریق پر بات کرنا۔ (سورۃ طٰہٰ رکوع ۲)

عدالتی امور میں مکمل مساوات

لیکن اس کے مقابل پر عدالتی اور قضائی حقوق کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور کن شاندار الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّمَا اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُقِیْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَی الْوَضِیْعِ وَیَتْرُکُوْنَ الشَّرِیْفَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ فَعَلَتْ ذٰلِکَ لَقَطَعْتُ یَدَھَا

(بخاری کتاب الحدود)

یعنی "تم سے پہلے اس بات نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ جب ان میں سے کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اسے سزا دیتے تھے۔ اور جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔ سو اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میری لڑکی فاطمہؓ بھی چوری کرے گی تو میں اسلامی طریق پر اس کے بھی ہاتھ کاٹونگا۔"

اللہ اللہ! کیسے زوردار الفاظ میں اور کس جلال کے ساتھ اسلامی مساوات کو قائم کیا گیا ہے!! اور یہی تعلیم وہ تھی جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے بھی بڑی سختی کے ساتھ مدنظر رکھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے سب سے پہلے خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

اَلضَّعِیْفُ فِیْکُمْ قَوِیٌّ عِنْدِیْ حَتّٰی اُرِیْحَ عَلَیْہِ حَقَّہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَالْقَوِیُّ فِیْکُمْ ضَعِیْفٌ عِنْدِیْ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْہُ (ابن ہشام امر سقیفہ بنی ساعدہ)

یعنی "اے مسلمانو! سن لو کہ تم میں سے کمزور ترین شخص میرے لئے اس وقت تک قوی ہوگا جب تک کہ میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں اور تم میں سے قوی ترین شخص میرے لئے اس وقت تک کمزور ہوگا جب تک کہ میں اس سے وہ حق جو اس نے کسی اور کا دبایا ہوا ہو واپس نہ لے لوں۔"

اسی طرح حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ شام کے عرب کے ایک بڑے رئیس جبلہ بن ایہم نامی نے جو مسلمان ہو چکا تھا کسی غریب مسلمان کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ جب حضرت عمر کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے جبلہ کو بلا کر فرمایا "جبلہ میں سنتا ہوں کہ تم نے ایک غریب مسلمان کو تھپڑ مارا ہے۔ اگر تم نے ایسی حرکت کی ہے تو خدا کی قسم تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔"

اس پر جبلہ جس میں غالباً ابھی تک جاہلیت والے تکبر کی رگ باقی تھی مرتد ہو کر مفرور ہو گیا۔

ملکی عہدوں کی تقسیم میں مکمل مساوات

عدالتی حقوق کے سوال کے بعد عہدوں اور ذمہ واریوں کی تقسیم کا سوال آتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ سوال سب سے زیادہ اہم ہے۔ سو اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ (سورۃ نساء رکوع ۸)

یعنی "اے مسلمانو! اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ قومی اور ملکی عہدوں کی تقسیم کے معاملہ میں جو خدا کے نزدیک ایک مقدس امانت کا رنگ رکھتے ہیں صرف ذاتی قابلیت اور ذاتی اہلیت کو دیکھا کرو۔ اور جو شخص اپنے ذاتی اوصاف کے لحاظ سے کسی عہدہ کا اہل ہو اسے وہ عہدہ سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ اور پھر اے مسلمانو! جب تم کسی عہدہ یا ذمہ داری کے کام پر مقرر کئے جاؤ تو تمہارا فرض ہے کہ لوگوں میں کامل عدل و انصاف کا معاملہ کرو۔"

یہ زرین تعلیم ہمیشہ اسلامی حکومتوں کا طرۂ امتیاز رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی سوسائٹی میں بعض بظاہر ادنیٰ سے ادنیٰ لوگ ترقی کرکے عروج کے کمال تک پہنچے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح آنحضرت صلعم نے زید بن حارثہ کو جو ایک آزاد شدہ غلام تھے کئی فوجی دستوں کا امیر مقرر فرمایا۔ اور پھر زید کی وفات کے بعد آپؐ نے ان کے نوجوان فرزند اسامہ بن زید کو بھی ایک بڑی فوج کا امیر مقرر فرمایا جس میں بعض بڑے بڑے صحابہ شامل تھے جو قدیم دستور کے مطابق گویا عرب سوسائٹی میں پہاڑ کی طرح سمجھے جاتے تھے اور جب اس پر بعض ناسمجھ لوگوں میں چہ میگوئی ہوئی کہ ایک نوجوان غلام زادہ کو ایسے ایسے معمر اور جلیل القدر لوگوں کا امیر مقرر کیا گیا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت غصہ کے ساتھ فرمایا کہ:۔

اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ۔ (بخاری ابواب مناقب)

یعنی "تم اسامہ کی امارت پر نکتہ چینی کرتے ہو اور اس سے قبل تم اس کے باپ زید پر نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم جس طرح اس کا باپ امارت کا اہل تھا اور مجھے بہت محبوب تھا اسی طرح اس کے بعد اسامہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے بہت محبوب ہے۔"

یہ اسی مبارک تعلیم کا نتیجہ تھا کہ اسلام میں ہمیشہ بظاہر ادنیٰ ترین لوگوں نے اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کی اور کبھی کسی شخص کی غربت یا نسلی پستی اس کی ترقی میں روک نہیں بنی چنانچہ اس کی مزید مثالیں دیکھنی ہوں تو اس کتاب کے حصہ دوم کا وہ باب ملاحظہ کرنا چاہیئے جو غلامی کی بحث سے تعلق رکھتا ہے۔

سوشل اجتماعوں میں برادرانہ اختلاط

اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ عہدوں اور ذمہ واری کے کاموں کے متعلق تو بے شک اسلام نے حقیقی مساوات کی تعلیم دی ہے اور سب کے لئے ترقی کا ایک جیسا رستہ کھول دیا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ اس انتظامی مساوات کے باوجود تمدنی مساوات اور آپس کے میل ملاقات کے بارہ میں مختلف قسم کے لوگوں میں خلیج حائل رہے

اور اسلام نے اس خلیج کو دور نہ کیا ہو سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے اس خلیج کو بھی بڑی سختی کے ساتھ بند کیا ہے۔ چنانچہ اس قرآنی ارشاد کے علاوہ جو اوپر گذر چکا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور انہیں بھائیوں کی طرح مل کر رہنا چاہیئے (سورۃ حجرات رکوع ۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمدنی تعلقات کے سب سے بڑے ذریعہ اور سب سے بڑے میدان یعنی آپس کی دعوتوں اور کھانے پینے کی ملاقاتوں وغیرہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "سب سے بری اور سب سے زیادہ قابل نفرت دعوت وہ دعوت ہے جس میں صرف امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نہ بلایا جائے اور جو شخص کسی بھائی کی دعوت کا انکار کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

اس مبارک ارشاد میں آنحضرت صلعم نے اس بات کو سخت ناپسند فرمایا ہے کہ امیر لوگ اپنی دعوتوں وغیرہ میں صرف امیروں کو مدعو کریں اور غریبوں کو گویا کوئی اور جنس خیال کرتے ہوئے بھول جائیں اور اصل مساوات کی روح زیادہ تر تمدنی معاملات میں ہی ملحوظ شروع ہوتی ہے کیونکہ اس قسم کے تمدنی معاملات کا اثر براہ راست دل پر پڑتا ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ اگر کوئی غریب کسی امیر کی دعوت کرے تو امیر کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ میں آکر یا یہ خیال کرکے کہ غریب کا کھانا میری عادت اور مزاج کے مطابق نہیں ہوگا غریب کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دے۔ چنانچہ اس قسم کی دعوتوں کا رستہ کھولنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ (بخاری کتاب النکاح)

یعنی "اگر کوئی غریب شخص کسی بکری یا بھیڑ کا ایک پایہ کھانے کے لئے بھی مجھے دعوت پر بلائے تو میں اس کی دعوت کو ضرور قبول کروں۔" یاد رہے کہ اس جگہ کُرَاع کے معنی پائے کے نچلے حصہ کے ہیں جو ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے اور قرب الموارد اور یقیناً وہ ایک ادنیٰ قسم کی غذا ہے۔ کیونکہ ٹخنوں کے نیچے کا حصہ قریباً ہڈی ہی ہڈی ہوتا ہے۔ لیکن اگر کُرَاع کے معنی پورے پائے کے بھی سمجھے جائیں تو پھر بھی عربوں کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ قدیم زمانہ میں عرب لوگ پائے کو اچھی غذا نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ عربوں میں یہ مشہور رہی ہے کہ:

لَا تُطْعِمِ الْعَبْدَ الْکُرَاعَ فَیَطْمَعَ فِی الذِّرَاعِ (تاج العروس)

یعنی "اپنے غلام کو پایہ بھی کھانے کو نہ دو ورنہ وہ اس سے اوپر نظر اٹھا کر دست والے گوشت کی بھی طمع کرنے لگے گا۔"

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنا ذاتی اسوہ پیش کرکے مسلمانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ خواہ دعوت کرنے والا کتنا ہی غریب ہو اس کی دعوت کو غربت کی وجہ سے رد نہ کرو۔ ورنہ یاد رکھو تمہاری سوسائٹی میں امیر و غریب کا رخنہ پیدا ہو جائیگا جو آہستہ آہستہ سب کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔

(باقی)

ربوہ کے لئے بھینسیں وقف کرنیوالے احباب

کی

پہلی فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ صاحب توفیق احباب ربوہ کیلئے دودھ دینے والی بھینسیں وقف کریں۔ اس تحریک پر مندرجہ ذیل احباب نے بھینسیں وقف کی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اور ان کے ایمان اور مال میں برکت کے لئے دُعا فرمائی ہے۔ دوستوں کو اس تحریک کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ربوہ میں رہنے والوں کو دودھ کی تکلیف نہ ہو۔ اگر کوئی صاحب پوری بھینس وقف نہ کر سکتے ہوں۔ تو وہ دوسرے احباب کے ساتھ ملکر اس کارِ ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(انچارج بیعت ربوہ)

نمبر شمار	نام وپتہ وقف کنندہ	تعداد بھینس	کیفیت
۱	چوہدری ہدایت اللہ صاحب سربراہ نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۱	گابھن
۲	〃 عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ معہ برادران 〃 〃	۱	شیردار۔ ربوہ پہنچ چکی ہے
۳	〃 بشیر محمد صاحب نمبردار چک ۴۳ جنوبی 〃 〃	۲	گابھن
۴	جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی 〃 ضلع	۱	شیردار
۵	چوہدری غلام رسول صاحب سسندھو چک ۴۳ 〃 〃	۱	گابھن
۶	〃 غلام اللہ صاحب نمبردار 〃 〃 〃 〃	۱	〃
۷	〃 فیض احمد صاحب 〃 〃 〃 〃	۱	شیردار۔ ربوہ پہنچ چکی ہے
۸	ملک غلام نبی صاحب چک ۹۸ شمالی 〃 〃	۱	گابھن
۹	مولوی غلام حسین صاحب 〃 〃	۱	شیردار 〃 〃
۱۰	چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار معہ برادران چک ۹۸ 〃 〃	۱	گابھن 〃 〃
۱۱	〃 غلام علی صاحب 〃 〃 〃	۱	شیردار
۱۲	〃 غلام محی الدین صاحب چک نمبر ۸۸ 〃 〃	۱	〃 〃 〃
۱۳	〃 مرزا خان صاحب چک نمبر ۸۶ شمالی 〃 〃	۱	گابھن
۱۴	〃 غلام قادر صاحب چک نمبر ۷۹ 〃 〃	۱	
۱۵	〃 رحمت خان صاحب 〃 〃 〃	۱	〃
۱۶	〃 بہاول بخش صاحب چک ۴۶ 〃 〃	۱	شیردار
۱۷	〃 محمد شریف صاحب و چوہدری محمد لطیف صاحب چک نمبر ۶۲ جنوبی ضلع سرگودھا	۱	ربوہ پہنچ چکی ہے۔
۱۸	〃 غلام رسول صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا	½	
۱۹	〃 اللہ رکھا صاحب 〃 〃 〃	۱	شیردار
۲۰	مولوی غلام محمد صاحب 〃 〃 〃	۱	گائے گابھن
۲۱	چوہدری خورشید عالم صاحب 〃 〃 〃	۱	شیردار۔ ربوہ پہنچ چکی ہے
۲۲	〃 غلام یٰسین خان صاحب چیمہ چک ۸۸ 〃 〃	۱	گابھن
۲۲	〃 غلام قادر صاحب معہ برادران چک ۸۷ 〃 〃	۱	شیردار
۲۱	〃 غلام رسول صاحب 〃 ۷۹ 〃 〃	½	
۲۷	〃 خان بہادر صاحب چک ۱۲۱ شمالی 〃 〃	½	گائے گابھن
۱۰	〃 نواب خان صاحب چک ۱۷ جنوبی 〃 〃	۱	〃 شیردار
۲۰	〃 سردار خان صاحب 〃 〃 〃	½	
۲۸	مولوی محمد الدین صاحب امام مسجد 〃 〃 〃	¼	
۲۹	چوہدری اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃	¼	
۳۰	〃 غلام قادر صاحب 〃 〃 〃	¼	
۳۱	〃 عبداللہ خان صاحب ورایہ چک ۴۳ جنوبی 〃 〃	۱	شیردار
۳۱	از طرف چوہدری نور الدین صاحب مرحوم چک ۶ ضلع منٹگمری	۱	
۳۲	چوہدری رسول بخش صاحب پریذیڈنٹ چک ۶ 〃 〃		

نمبر	نام	
۳۴	چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ گھنٹے والا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ	۱
۳۵	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری خوشی محمد صاحب چک ۲۳۰ ۵ بوڑیوالہ ضلع ملتان	۱
۳۶	چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹۴ جنوبی ضلع سرگودھا	۱۵۰ روپے
۳۷	مسماۃ طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب 〃 〃	۴۰ 〃
۳۸	چوہدری محمد خان صاحب 〃 〃	۱۰۰ 〃
۳۹	مسماۃ فتح بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری حسین بخش صاحب 〃 〃	۱۵ 〃
۴۰	چوہدری لال دین صاحب چک ۹۹ شمالی 〃 〃	۴۰ 〃
۴۱	〃 احمد الدین صاحب چیمہ 〃 〃	۵۰ 〃
۴۲	〃 فتح علی صاحب 〃 〃 〃	۳۰ 〃
۴۳	〃 غلام قادر صاحب 〃 〃 〃	۲۰ 〃
۴۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر 〃 〃 〃	۱۰ 〃
۴۵	میاں غلام احمد صاحب امام مسجد 〃 〃 〃	۱۰ 〃
۴۶	چوہدری علی محمد صاحب 〃 〃 〃	۵۰ 〃
۴۷	〃 محمد شریف صاحب چک ۹۸ 〃 〃	۴۰ 〃
۴۸	〃 محمد الدین صاحب ورایہ چک ۱۲۰ شمالی 〃 〃	۱۰۰ 〃
۴۹	〃 سلطان احمد صاحب و غلام احمد صاحب چک ۱۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا	۲۵ 〃
۵۰	〃 احمد خان صاحب 〃 〃	۲۵
۵۱	〃 خوشی محمد صاحب 〃 〃	۲۵ 〃
۵۲	〃 ہاشم علی صاحب 〃 〃	۲۵ 〃
۵۳	〃 ظفر اللہ صاحب 〃 〃	۲۵ 〃
۵۴	〃 حاکم علی صاحب 〃 〃	۱۰ 〃
۵۵	چوہدری عبدالجلیل صاحب 〃 〃	۱۰ 〃
۵۶	〃 فتح محمد صاحب 〃 〃	۵ 〃

درخواست دعاء

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

میرا نواسہ عزیز محمود احمد سلمہ پسر میاں محمد احمد خانصاحب عمر پانچ سال ایک عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ پہلے ٹائیفائڈ کا شبہ تھا اب بعض ڈاکٹروں کا خیال پاراٹائیفائیڈ کی طرف ہے۔ مگر تا حال کوئی یقینی تشخیص نہیں ہوئی۔ لڑکا بہت کمزور ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

میری زیر صدارت مورخہ ۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء درمیانی شب کو ربوہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ کی ایک بہت بڑی اکثریت نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو سال رواں کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ منتخب کیا۔

اس انتخاب کی رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی جسے حضور نے بعد اطلاع اور ملاحظہ واپس ارسال فرما دیا۔ اس لئے اب اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہیں۔

سید محمود اللہ شاہ صدر اجلاس منعقدہ ربوہ ۱۶ اپریل

ضروری اعلان

میاں اللہ رکھا صاحب انجن ریلوے ڈرائیور مرحوم ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ترکہ کی تقسیم کا معاملہ دارالقضاء میں چل رہا ہے۔ اگر مرحوم سے کسی صاحب نے کچھ لینا دینا ہو تو وہ صاحب پندرہ ۱۵ یوم تک اطلاع دیں۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

مجلس اقوام متحدہ میں اسرائیل کی شرکت کا مسئلہ

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر

نیویارک (بذریعہ تار) سر ظفر اللہ خاں نے ۱۲ مئی کو جنرل کمیٹی کی سفارش کے متعلق مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

اس وقت میں اسمبلی سے جنرل کمیٹی کی صرف ایک سفارش کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یعنی اس سفارش کے متعلق کہ مجلس اقوام کی ممبری کے لئے اسرائیل کی درخواست ابتدائی کمیٹی سے پھر مخصوص سیاسی کمیٹی کے پاس بھیج دی جائے۔ اس سفارش کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس سے ابتدائی کمیٹی کا کام کم ہو جائے تاکہ کمیٹیاں اور اسمبلی جلد سے جلد اور جنرل کمیٹی کی سفارش کے مطابق بہر حال ۱۴ مئی تک اپنا کام مکمل کر سکیں چنانچہ ہمیں اس مقصد سے مکمل ہمدردی ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سفارشات کرتے وقت جنرل اسمبلی کے پیش نظر صرف یہی مقصد نہیں تھا۔

میں اس سلسلہ میں جنرل اسمبلی کو پہلے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب انڈونیشیا کا مسئلہ اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کیا گیا۔ تو کیا ہوا تھا۔ جنرل کمیٹی کی سفارش یہ تھی۔ کہ اسمبلی کے ایجنڈے میں یہ مسئلہ رکھ لیا جائے۔ اور ابتدائی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ نیز یہ کہ مان لیا جائے کہ یہ مسئلہ کمیٹی کی کارروائی کی بنا پر مناسب معلوم ہو تو آئندہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ بہت کچھ بحث مباحثہ کرنے کے بعد جس میں وہ مباحثہ بھی شامل تھا۔ جو ناروے کے نمائندہ کی اس متبادل تجویز پر ہوا تھا۔ کہ فی الحال مسئلہ کو ملتوی کر دیا جائے۔ جنرل کمیٹی کی سفارش کو اسمبلی نے تسلیم کر لیا تھا۔

اب دیکھئے کہ دونوں کمیٹیوں میں کام کی کیا حالت ہے مخصوص سیاسی کمیٹی ان امور پر غور و خوض ختم کر چکی ہے۔ جو اسے سپرد ہوئے تھے۔ ابتدائی کمیٹی کے سپرد جو امور کئے گئے تھے۔ ان میں سے متعدد امور پر ابھی غور و خوض نہیں ہوا ہے۔ میں عرض کروں گا۔ کہ جنرل کمیٹی کو جب ایسی صورت حال درپیش ہو۔ تو جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ اس غرض سے کہ کمیٹیوں اور اسمبلی کو جلد سے جلد کام ختم کرنے کا موقع مل سکے۔ جنرل کمیٹی کو اسمبلی کے اس دیا اور اس فیصلہ کا شروع ہی سے خیال رکھنا چاہیئے۔ اس لئے سب سے پہلے کرنے کی بات یہ ہے۔ کہ اس خاص مسئلہ کو مخصوص سیاسی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اسمبلی پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے کہ دونوں کمیٹیوں میں کام کی حالت اگر مقتضی ہو۔ تو انڈونیشیا کا مسئلہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

جیسا کہ ان کاغذات سے ظاہر ہوتا ہے جو ممبران میں گشت کرائے گئے تھے۔ اور جیسا کہ میں ابھی تفصیل سے بیان کروں گا۔ جنرل کمیٹی کی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی نہ کسی وجہ سے اس نے یہ طے کر لیا تھا۔ کہ مخصوص سیاسی کمیٹی کو اب محض ایک مسئلہ پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کا اجلاس جلد ختم ہو جائے۔ اور اسمبلی کا کام بھی آسان ہو جائے۔ جنرل کمیٹی میں جب بھی کوئی ایسی تجویز پیش ہوئی۔ کہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے کوئی اور مسئلہ بھی پیش کیا جائے۔ تو وہ نامنظور ہو گئی۔ اور جنرل کمیٹی میں صرف اس تجویز کی حمایت کی گئی۔ کہ حکومت اسرائیل کی مجلس اقوام کی ممبری کا مسئلہ ابتدائی کمیٹی کے بجائے مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ جیسا کہ جناب صدر نے فرمایا۔ پولینڈ کے نمائندے نے دوبارہ یہ تجویز پیش کی۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں سے برتاؤ کا مسئلہ اور اسرائیل کی درخواست کا مسئلہ ابتدائی کمیٹی کے بجائے مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہ تجویز نامنظور ہو گئی۔ اس کی موافقت میں آٹھ ووٹ اور مخالفت میں چار ووٹ آئے۔ ایک ممبر نے ووٹ نہیں دیا۔ میرا خیال ہے کہ جنرل کمیٹی کو یہ ڈر ہوگا۔ کہ اس تجویز سے مخصوص سیاسی کمیٹی کا کام بہت بڑھ جائیگا۔ یا غالباً اس لئے کہ ابتدائی کمیٹی کا کام کم ہو جائیگا۔ بہر حال جو وجہ بھی رہی ہو۔ یہ تجویز نامنظور ہو گئی۔ اور اس کے بعد یہ تجویز منظور ہوئی۔ کہ اسرائیل کی درخواست مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کر دی جائے پھر اور تجویزیں بھی پیش ہوئیں۔ روس کے نمائندے نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ تیسری کمیٹی کے ایجنڈے کے دو مسئلے مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کر دیئے جائیں۔ تاکہ اس کمیٹی کا کام کچھ کم ہو جائے۔ لیکن یہ تجویز بھی نامنظور ہو گئی۔ اور آج بھی اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے اتنا ہی کام پیش کیا جائے۔ جو مقررہ تاریخ (۱۴ مئی) سے قبل ختم ہو سکے۔

روس نے یہ تجویز پیش کی کہ جنرل کمیٹی سفارش کرے کہ جنوبی افریقہ کی یونین میں ہندوستانیوں سے برتاؤ کا مسئلہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہ تجویز بھی نامنظور ہوئی۔ اور طے پایا۔ کہ اس مسئلہ کو بدستور ابتدائی کمیٹی کے ایجنڈے پر رکھنا چاہیئے۔ پولینڈ کی یہ تجویز بھی نامنظور ہوئی۔ کہ جنرل کمیٹی سفارش کرے۔ کہ انڈونیشیا کا مسئلہ مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ اگرچہ جنرل اسمبلی نے یہ مسئلہ کمیٹی کے ایجنڈے پر رکھتے وقت واضح کر دیا تھا۔ کہ اگر بعد میں ان کمیٹیوں کے کام کی حالت ایسی ہو۔ کہ اس مسئلہ کو مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کرنا مناسب ہو۔ تو ایسا کر دیا جائیگا۔ لیکن اب جنرل کمیٹی ایسا کرنا نہیں چاہتی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ چند پوشیدہ اسباب کی بنا پر صرف اسرائیل کی درخواست کا مسئلہ ابتدائی کمیٹی کے بجائے مخصوص سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے۔ اور اس معاملہ میں جنرل اسمبلی کے فیصلہ کی خلاف ورزی کر کے یہ غیر معمولی طریقہ کار اختیار کرنے کا کوئی سبب نہیں بتایا جاتا۔ میں جنرل اسمبلی کو وہ طریقہ کار یاد دلانا چاہتا ہوں۔ جو اس وقت اختیار کیا گیا تھا۔ جب اسرائیل کی درخواست کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل ہونے کے لئے پیش ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جنرل کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی۔ کہ اسے اسمبلی کے تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے اور کسی کمیٹی کے سامنے پہلے پیش ہوئے بغیر ہی جنرل اسمبلی اس پر خود غور کرے۔ یہ تھی وہ سفارش جو جنرل اسمبلی نے کی تھی۔

میں نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اس بارے میں عام طریق عمل اختیار کیا جائے۔ میری تجویز جس طرز پر پیش ہوئی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ جنرل اسمبلی اس پر دھیان دے۔ میں نے کہا تھا۔ اور یہ الفاظ میں اجلاس کی روئیداد میں سے پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ کہ "لہٰذا میری تجویز یہ ہے۔ کہ جنرل کمیٹی کی رپورٹ کے پیراگراف ۵ میں جو سفارش کی گئی ہے۔ اس میں ترمیم کر کے ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے "اسرائیل" کی درخواست کو تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں رکھا جائے۔ اور جنرل اسمبلی سیاسی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرے۔"

اس وقت اس پر کچھ بحث بھی ہوئی۔ اور اس کے بعد اس پر رائے لی گئی۔ سب سے پہلے اس سوال پر نام بنام رائے لی گئی۔ کہ آیا اس شق کو اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔ یہ تجویز منظور ہو گئی۔ اس کے بعد صدر نے اعلان کیا۔ کہ متعلقہ سفارش کے دوسرے حصے پر بھی نام بنام رائے لی جائیگی۔ یعنی اس بات پر کہ جنرل اسمبلی اس معاملہ کو کسی کمیٹی کے سپرد کئے بغیر اس پر غور کرے۔ اس موقع پر میں نے صاحب صدر کی توجہ اپنی اس ترمیم کی طرف مبذول کرائی۔ جو جنرل کمیٹی کی سفارش کے سلسلہ میں پیش کی گئی تھی۔ میں نے درخواست کی کہ سفارش پر رائے لینے سے قبل اس ترمیم پر ایک باضابطہ تجویز کی حیثیت سے رائے لی جائے۔ صاحب صدر نے میری درخواست کو منظور کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس تجویز کو جو اگرچہ تحریری طور پر پیش نہیں کی گئی۔ جنرل اسمبلی کی سفارش کی ترمیم کی حیثیت سے منظور کرتا ہوں۔ ترمیم یہ ہے کہ اس معاملے کو ابتدائی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ ترمیم پر رائے لی گئی۔ اور وہ منظور ہو گئی۔

صاحب صدر نے ابتدائی کمیٹی کو اطلاع دی کہ جنرل اسمبلی نے اس شق کو اسی کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اب یہ شق ابتدائی کمیٹی کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ میں اس موقع پر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت جبکہ جنرل کمیٹی کی سفارش جنرل اسمبلی کے سامنے موجود ہے۔ اس مسئلہ پر جنرل اسمبلی کے طریقہ کار کے قواعد کے قاعدہ ۸۱ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور وہ قاعدہ یہ ہے۔ جب ایک تجویز منظور یا مسترد کر دی جائے۔ تو سوائے اس کے کہ جنرل اسمبلی موجود ارکان کی دو تہائی اکثریت سے اس کا فیصلہ کرے۔ اس اجلاس میں اس پر دوبارہ غور نہ کیا جائے۔ اگر اسے شماری پر یہ فیصلہ ہو جائے۔ تو دوبارہ غور کرنے کی تحریک پر تحریک کی مخالفت کرنے والے صرف دو مقرروں کو بولنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور اس کے بعد فوراً اس پر رائے لی جائیگی"۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ جنرل اسمبلی نے یہ تجویز منظور کی تھی۔ کہ اس مسئلہ کو سیاسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اور جنرل اسمبلی کو چاہیئے۔ کہ وہ سیاسی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو جانے کے بعد اس پر غور کرے۔ جیسا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ میری پیش کردہ ترمیم کے الفاظ یہ تھے۔ کہ "اسرائیل نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے جو درخواست دی ہے۔ اسے تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔ تاکہ جنرل اسمبلی سیاسی کمیٹی کی رپورٹ کے پیش نظر اس پر غور و خوض کرے" اب یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اسے مخصوص کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ کہ اس مسئلہ پر قاعدہ نمبر ۸۱ کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے دو تہائی اکثریت درکار ہوگی۔ میں رپورٹ کی خوبیوں کے بارے میں میں اپنے نقطۂ نظر کو جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ اور حقائق بیان کرنے کے بعد بالواسطہ اسے واضح کر چکا ہوں۔

یعنی اگر جنرل اسمبلی نے یہ سفارش اس وجہ سے کی ہے۔ کہ وہ اس کام کو مقررہ مدت میں ختم کرنے کی متمنی ہے۔ تو میں نہایت ادب کے ساتھ یہ کہنے کی جسارت کروں گا۔ کہ حقائق اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیونکہ جب کبھی کوئی تجویز کسی ایک مسئلہ کو سیاسی کمیٹی کے ایجنڈے سے نکال کر مخصوص کمیٹی کے ایجنڈے میں رکھنے کے لئے پیش کی گئی۔ تو اسے جنرل اسمبلی نے ہمیشہ نامنظور کیا۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ جنرل اسمبلی سیاسی کمیٹی کے کام کے کچھ حصہ کو سرانجام دے کر اس کے بار کو ہلکا کرنے کی خواہشمند ہے۔ بلکہ اس کا منشا کچھ اور ہے۔ موجودہ تجویز نہ صرف اسرائیلی حکومت کی درخواست کے متعلق فیصلہ کے خلاف ہے۔ یا اسے بدلنا چاہتی ہے۔ جس کی طرف میں پہلے بھی توجہ مبذول کرا چکا ہوں۔ بلکہ جنرل کمیٹی کی سفارش انڈونیشیا کے مسئلہ کو بھی نظر انداز کرتی ہے۔ نیز اسکی خلاف ورزی کرتی ہے۔ انڈونیشیا کے مسئلہ کے بارے میں جنرل اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس معاملہ کو اسی مناسبت پر ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔ کہ اگر دونوں کمیٹیوں نے اپنے کام کے پیش نظر چاہا۔ تو اسے مخصوص کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن جنرل کمیٹی نے جیسا کہ آج صبح اسکی رپورٹ سے صاف طور پر اس مناسبت کے خلاف اپنی سفارش کی ہے۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ ان سفارشات اور اس طریقہ کار کے پس پردہ جسے جنرل اسمبلی نے منظور کیا ہے۔ اور جسے جنرل اسمبلی کے دیگر ارکان کی شمولیت کے وقت استعمال نہیں کیا گیا تھا

چند نامعلوم اسباب کارفرما نظر آتے ہیں۔ بہرحال سب جانتے ہیں۔ کہ یہ ایک نہایت اختلافی مسئلہ ہے۔ جنرل کمیٹی کی پہلی سفارش کے متعلق خاص روش اختیار کرنے کی تجویز کو جنرل اسمبلی نے نامنظور کر دیا تھا۔ اور یہ دوسرا موقع ہے۔ کہ سفارش کی جا رہی ہے کہ اس خاص مسئلہ پر خاص طریقہ سے غور و خوض کیا جائے۔ لیکن مناسب وجوہ پیش نہیں کی گئیں۔ کہ آخر ایسا کرنا کیوں ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم جنرل کمیٹی کی سفارش کی مخالفت کر رہے ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے وفد کے رکن مسٹر وارن آسٹن نے سر ظفر اللہ خاں کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ "پاکستان کے ممتاز نمائندہ نے یہاں ایک اعتراض کیا ہے۔ جو اس وجہ سے دلچسپ ہے کہ جنرل اسمبلی میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا سوال ہے۔ میں نے ان کے بیان کو دلچسپی کے ساتھ سنا ہے۔ اور میں عام طور پر ان کے بیانات میں دلچسپی لیتا ہوں۔ کیونکہ میں انہیں ایک زبردست سیاستدان سمجھتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں اپنے عہدہ کے ذریعہ امن عالم میں ایک معتد بہ اضافہ کیا ہے۔

خواہ وہ رسمی جلسوں میں تقریر کر رہے ہوں۔ خواہ غیر رسمی گفتگو میں مصروف ہوں۔ وہ ہمیشہ منصفانہ بات کہتے ہیں۔ اور ہمیشہ دوسرے آدمیوں کے نقطۂ نظر پر غور کرتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ نہایت ذی اثر ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ کیونکہ یہاں ہر نمائندہ ان کی رائے کا احترام کرتا ہے۔ اس لئے میں اس مسئلے پر نہایت سنجیدگی سے غور کروں گا۔

سیاسی کمیٹی کا اجلاس

جنرل اسمبلی کی مخصوص سیاسی کمیٹی کا اجلاس، ادارہ اقوام متحدہ میں شمولیت کے متعلق اسرائیلی حکومت کی درخواست پر غور کرنے کے لئے ۳ مئی کو پھر منعقد ہوا۔ سر ظفر اللہ خاں نے کمیٹی کے روبرو تقریر کرتے ہوئے منشور کی دفعہ ۲۷ کا حوالہ دیا جس میں سلامتی کونسل میں رائے دہی کے طریقہ کی تشریح کی گئی تھی۔ آپ نے کہا کہ کونسل کی متعلقہ قرارداد سلامتی کونسل کے ۹ ارکان کے اثباتی ووٹوں سے منظور ہوئی تھی۔ اس طرح دفعہ ۲۷ کے پہلے حصے کی تعمیل ہو گئی۔ جس میں درج ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے ایسے فیصلوں کو۔ جو ضابطہ کے امور سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ سات ارکان کے اثباتی ووٹوں کی تائید حاصل ہونی چاہیئے۔ لیکن اس بحث کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل ارکان میں سے ایک۔ یعنی برطانیہ۔ نے ووٹ دینے سے احتراز کیا تھا۔ اس سے مجھے حیرت ہے کہ اس احتراز کا اس مسئلہ پر کیا اثر پڑا۔ سر ظفر اللہ نے کہا۔ اس سے قطع نظر کہ سلامتی کونسل نے رائے دہی سے پہلے مستقل ارکان میں سے ایک کے احتراز کے بارے میں کیا روش اختیار کی۔ جنرل اسمبلی کو وہ طریقہ نہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جو سلامتی کونسل نے منشور کی متعلقہ دفعات کی منشاء کے خلاف اختیار کیا تھا۔ موصوف نے کہا دفعہ ۲۷ کے دوسرے حصہ میں خاص طور پر یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مطلوبہ سات اثباتی ووٹوں میں سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کے تائیدی ووٹ بھی شامل ہونے چاہیئں۔ آپ نے کہا منشور کے "باب" دوم کی دفعہ ۴ کی تحت جنرل اسمبلی کو اس بات کی ضمانت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ متحدہ اقوام کی ممبری حاصل کرنے کی درخواست پیش کرنے والی ریاست امن پسند ہے اور منشور کی عائد کردہ تمام ذمہ داریوں کو قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ اس سلسلہ میں دفعہ ۲۷ کے تحت یہ بھی ضروری ہے کہ سلامتی کونسل میں ایک رکن نے اسرائیلی حکومت کی درخواست کے متعلق ووٹ دینے سے احتراز کیا تھا۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مطلوبہ تصدیق حاصل ہو گئی۔ دفعہ (۲۷) (۳) کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے فیصلہ کو سات ارکان کے اثباتی ووٹوں کی تائید حاصل ہو۔ جن میں مستقل ارکان کے تائیدی ووٹ بھی شامل ہوں۔

سر ظفر اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا یہ امر واضح ہے کہ اسرائیلی حکومت کی درخواست کے متعلق برطانیہ نے ووٹ دینے سے جو احتراز کیا اس کی وجہ سے سلامتی کونسل کی ووٹنگ کو منشور کے تحت مطلوبہ تصدیق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس نظریہ کی مخالفت کرنے سے صرف دفعہ ۲۷ (۳) کی عبارت کو مسخ کیا گیا ہے بلکہ اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس کے بعد سر ظفر اللہ خاں نے یاد دلایا کہ سلامتی کونسل میں ارجنٹائن اور مصر کے نمائندوں نے اس توجیہہ کے متعلق شک کا اظہار کیا تھا جو خود کی دفعہ ۲۷ کے بارے میں کی گئی تھی۔ لہٰذا صورت حال یہ تھی۔ کہ سلامتی کونسل نے اس مسئلہ کے متعلق کوئی سفارش نہیں کی تھی۔ اس وجہ سے اس پر "قواعد ضابطہ" کے قاعدہ ۱۲۶ کا اطلاق ہوتا ہے۔ جس میں یہ الفاظ درج ہیں۔

اگر سلامتی کونسل عدم درخواست پیش کرنے والی ریاست کی سفارش نہ کرے یا اس کی درخواست پر غور و خوض کو ملتوی کر دے تو جنرل اسمبلی سلامتی کونسل کی رپورٹ پر مکمل غور کرنے کے بعد درخواست کو۔ اسمبلی کے مباحثہ کے پورے ریکارڈ کے ساتھ۔ سلامتی کونسل کے پاس مزید غور و خوض اور سفارش یا رپورٹ پیش کرنے کے لئے واپس بھیج سکتی ہے۔"

لہٰذا میری رائے میں اس مسئلہ کو سلامتی کونسل کے پاس واپس بھیج دینا چاہیئے۔ میں نے دفعہ ۲۷ (۳) کی توجیہہ آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ اگر آپ کو اس کے متعلق کوئی شک ہو تو بین الاقوامی عدالت انصاف سے اس خاص مسئلہ کے بارے میں نیز اس دفعہ کی توجیہہ کے متعلق رائے اور مشورہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مصر کیلئے بلجیم اور سویڈن سے ٹیلیفون

قاہرہ ۱۵ رمئی۔ وزیر مواصلات نے اسٹار کو بتایا کہ مصر میں ٹیلیفون کی کمی کو دور کرنے کے لئے مصر بلجیم اور سویڈن سے پانچ لاکھ مصری پونڈ کی مالیت کے ٹیلیفون کے آلے منگوا رہا ہے۔ (اسٹار)

سات گھنٹہ تک مصنوعی سانس کے بعد زندگی

لندن ۱۶ رمئی۔ امسال ماہ جنوری میں جس لڑکی کو ہندوستان میں مردہ تصور کر لیا گیا تھا۔ اب وہ اپنی دادی کے گھر نہایت چین سے دن گذار رہی ہے۔ اس کا نام وینڈی روز گن ہے۔ اور اس کی عمر پانچ سال ہے گذشتہ جنوری میں وینڈی اپنے والدین کے پاس ہگلی بنگال میں تھی۔ جہاں اس کے غدود کا آپریشن ہوا۔ اپریشن کرنے والے ڈاکٹر کو بلینڈ تھے۔

ڈاکٹر کو بلینڈ نے جو ان دنوں چھٹی پر انگلینڈ آئے ہوئے ہیں کہا کہ آپریشن کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سب خیریت رہی۔ اس کے بعد یکایک وینڈی کا سانس رُک گیا۔ رات کو سانس گھنٹے تک ہم نے اس کو بیش انجکشن جن میں کورامین بھی شامل تھے دیتے تاکہ اس کے سانس کی آمد و رفت شروع ہو جائے۔ ہم نے مصنوعی طریقہ پر سانس کی آمد و رفت کی کوشش کی۔ ہم جب تک اس کو استعمال کرتے رہے وہ سانس لیتی رہی۔ اور جو نہی ہم نے اس کو روکا۔ اس کا سانس بھی رُک گیا چار ہندوستانیوں کی مدد سے ہم نے کام جاری رکھا اور بالآخر سات گھنٹے کی کوشش کے بعد اس کا سانس چلنے لگا۔ اب یہ لڑکی بالکل ٹھیک ہے۔ اور دوبارہ ایسی شکایت اس کو نہ ہو گی۔ (اسٹار)

نیو یارک میں برطانوی کتابی مرکز

لندن ۱۶ رمئی۔ نیو یارک میں ایک نیا برطانوی کتابی مرکز قائم ہو جانے کی وجہ سے برطانوی کتابیں اب امریکہ میں بڑے پیمانے پر فروخت ہوا کریں گی۔ بیس سے زیادہ بڑے بڑے برطانوی پبلشر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ امریکی پبلشر کہا جاتا ہے کہ اس اسکیم کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ (اسٹار)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

رحمان ولد سوکھا۔ خوشی ولد حسن سیدن صالحون ولد... پسران شاہو۔ جلو ولد بہاولی مرادی ولد سکھا اقوام جٹ سکنہ سیرے تحصیل پھالیہ

بنام

سماۃ اقبال دلپی بیوہ سندر داس قوم آرورہ سکنہ سیرے تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی جو نکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان سے کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۵/۶/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

تعلیمی مرکز کا قیام

بیروت ۱۶ رمئی۔ وزارت معاشیات اور صنعت کے سٹینڈرڈ اسٹیکس سسٹم کی تعلیم کا ایک مرکز جس کی سفارش خوراک اور زراعت کی اقوام متحدہ نے کی تھی۔ یہاں لبنان کیپٹل میں قائم کیا جائے گا۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی دوسری اقوام کے نمائندے اس مرکز میں تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ (اسٹار)

شام میں نئے مصری وزیر

قاہرہ ۱۶ رمئی۔ ایک آزاد اخبار "الاہرام" کے مطابق نہر سویز کے علاقہ کے سابق گورنر محمد عبد العزیز بدیدہ کو وجیہی رستم بے کی بجائے شام میں مصری وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ وجیہی رستم بے حسب سابق لبنان میں مصری وزیر کے عہدہ پر برقرار رہیں گے۔ (اسٹار)

اپنی سب طاقتیں کشمیر کی تحریک آزادی کی کامیابی کیلئے وقف کردو

اختلافات کو ختم کر کے حکومت کے مقرر کردہ اداروں سے تعاون کرنے کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم بیان

لاہور ۱۶ اپریل حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا ہے:۔

حکومت پاکستان کے محکمہ بغیر پورٹ فولیو نے ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء کو ایک اعلان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے متعلق کام کرنے کے لئے انہوں نے ایک پالیسی طے کر لی ہے اور اس کے اصول انہوں نے شائع کر دیئے ہیں اور مختلف کاموں کے لئے سب کمیٹیاں بنا دی ہیں چنانچہ اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سب کمیٹی ریلیف اینڈ ری ہیبلیٹیشن کمیٹی کے نام سے مقرر کی گئی ہے۔ دوسری ریفیوجی ری ہیبلیٹیشن اینڈ ڈیفنس کمیٹی اور تیسری پبلسٹی پالیسی کمیٹی کے نام سے ان تینوں کمیٹیوں کی ساخت اس طرح کی گئی ہے کہ پہلی کمیٹی میں چار ممبر پاکستانی پبلک کے نمائندے یا آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نمائندے ہیں اور تین مسلم کانفرنس کے نمائندے ہیں۔ دوسری میں نو ممبر ہیں جن میں دو آزاد کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے ہیں دو مسلم کانفرنس کے نمائندے ہیں اور پانچ پاکستانی حکومت پاکستانی پبلک کے نمائندے ہیں۔ تیسری سب کمیٹی یعنی پروپیگنڈا کی کمیٹی میں سات ممبر ہوں گے جن میں سے چھ پاکستانی حکومت کے نمائندے ہوں گے اور ایک مسلم کانفرنس کا نمائندہ ہوگا۔

اس اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ آزادی کشمیر کی جد و جہد کا خاتمہ کا زمانہ اب قریب آرہا ہے اور اب

> مجھے خصوصیت سے یہ تڑپ ہے کہ کشمیر کے مسلمان آزاد ہوں۔ اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے مل کر اسلام کی ترقی کی جد و جہد میں نمایاں کام کریں۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے میں تمام ان لوگوں سے جو کشمیر کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ اب جبکہ یہ آزادی کی تحریک آخری ادوار میں سے گذر رہی ہے اپنی سب طاقتیں اس کی کامیابی کے حصول کیلئے لگا دیں اور ایسی تمام باتوں کو ترک کر دیں جو اس مقصد کے حصول کیلئے روک ثابت ہو سکتی ہیں

یہ جدوجہد اپنے آخری دور میں داخل ہونے والی ہے مجھے چونکہ قدرتاً اس جد و جہد سے دلچسپی ہے جو اس سابقہ سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کا میں صدر رہا ہوں۔ مجھے خصوصیت سے یہ تڑپ ہے کہ کشمیر کے مسلمان آزاد ہوں اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے مل کر اسلام کی ترقی کی جد و جہد میں نمایاں کام کریں۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے میں تمام ان لوگوں سے جو کشمیر کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ اب جبکہ یہ آزادی کی تحریک آخری ادوار میں سے گذر رہی ہے اپنی سب طاقتیں اس کی کامیابی کے حصول کے لئے لگا دیں اور ایسی باتوں کو ترک کر دیں جو اس مقصد کے حصول میں روک ثابت ہو سکتی ہوں۔ یہ صاف اور سیدھی بات ہے کہ ہر اہمیت مقصد کو حاصل ہوتی ہے ذریعہ کو حاصل نہیں ہوتی۔ ہم خیال لوگوں کے ذرائع مختلف ہو سکتے ہیں مگر مقصد الگ الگ نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ظاہر امر ہے کہ ایک متحد خیال کو مختلف تدبیر پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف تدابیر ہی جو ہو مقصد وحید کے لئے قربان کیا جائے۔ گو میں پاکستان کے ارباب حل و عقد کو یہ موقعہ دینے کے لئے کہ وہ ایسی پالیسی کو جسے وہ صحیح سمجھتے ہیں اچھی طرح چلا سکیں۔ تمام مہاجرین کشمیر اور پاکستانی مسلمانوں کو سہولتیں بہم پہنچانی چاہئیں تاکہ پاکستانی حکومت دلجمعی سے کام کر سکے اور ان نتائج کو پیدا کر سکے جن کا جواب ہو سکے جو وہ پیدا کرنا چاہتی ہے یہ بیرونی نہیں کہتا کہ کوئی شخص اپنے اختلافات رکھ کر ان لوگوں کے سامنے بھی پیش نہ کرے جو حکام مجاز ہیں۔ ان کے سامنے اپنے خیالات کو پیش اور مشورہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن دنیا کو یہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ اصل کام کی بجائے ہوائی جھگڑوں کے نقشے میں وہ لگے رہیں اور اصلی کام کا حرج ہو جائے پس تمام مختلف الخیال کشمیری کارکنوں اور مہاجرین کو اس کام کے لئے اکٹھے بڑھنا چاہیئے اور حکومت پاکستان کے مقرر کردہ اداروں سے مل کر اس طرح زور لگانا چاہیئے کہ کشمیر کا الحاق پاکستان سے ہو جائے۔ اور یہ عظیم الشان خطرہ جو ہر وقت پاکستان کے سامنے کھڑا ہے کلی طور پر دور ہو جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اول تو اعلان میں کشمیر کے نمائندوں کا نام نہیں ہے اگر اہل کشمیر میں سے بعض کو بعض سے اختلاف بھی ہو تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ہر نمائندہ ضرور ان سے اختلاف خیال رکھتا ہوگا۔ لیکن اگر فرض کر دیا ہو بھی تو کیا چند دنوں کے لئے ایک مخصوص کام کے لئے جس پر کشمیر کے مسلمانوں کی زندگی اور موت کا انحصار ہے وہ صبر سے کام نہیں لے سکتے۔ میں تمام اہل کشمیر سے جن پر میرا پہلی جنگ آزادی کی خدمات کی وجہ سے بعض حق ہے کہتا ہوں کہ پاکستانی حکومت کی مذکورہ بالا تجاویز کو کامیاب کرنے کے لئے وہ پوری طرح تعاون کی روح کا مظاہرہ کریں۔ کشمیر اگر پاکستان سے ملا تو دوسروں کا ہی نہیں ان کا بھی فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور ان اسباب کو دور کر دے جو تفرقہ اور شقاق کا موجب ہو سکتے ہیں۔

(خاکسار مرزا محمود احمد)

مختصر لیکن اہم

کراچی ۱۶ مئی۔ حکومت پاکستان نے عراق کو ادویہ کا بہت بڑا ذخیرہ ارسال کیا ہے۔ دو دواؤں کی چودہ ہزار خوراکیں بھیجی جا چکی ہیں۔ ابھی دو ہزار مزید خوراکیں عراق کو بھیجی جائیں گی۔

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ کشمیر میں صلح کے متعلق شرائط پر اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے صدر مسٹر کورابو اور ہندوستان کے امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپائی میں پھر ملاقات ہوئی۔

مظفر آباد ۱۶ مئی۔ حکومت آزاد کشمیر نے ان کشمیری مہاجرین کے لئے جو اپنے جلے ہوئے مسمار شدہ مکانوں کی تعمیر کر کے آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اعلان کیا ہے کہ انہیں ایک روپیہ روزانہ الاؤنس دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ انہیں مکانوں کا ملبہ اور دیگر سامان دیا جائے گا۔

۴ کروڑ آج صبح ٹوکیو سے شنگھائی روانہ ہو جائے۔

(اسٹار)

غیر ترقی یافتہ ممالک کو امریکہ ایک کروڑ پچیس لاکھ پونڈ دے گا

صدر جمہوریہ امریکہ کی نئی سکیم

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ صدر ٹرومین عنقریب کانگرس سے ایک کروڑ پچیس لاکھ پونڈ کے اخراجات کی اجازت طلب کریں گے۔ یہ رقم ان کے نئے پروگرام پر خرچ ہوگی۔ جس کا مقصد غیر ترقی یافتہ علاقوں کو امداد دینا ہے۔ توقع ہے ان علاقوں میں جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطےٰ کے علاقے شامل ہوں گے۔ دفتر خارجہ نے اس کے لئے "بین الاقوامی اشتراک" قانون کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اس رقم کے استعمال اور جغرافیائی تقسیم کا خاکہ تیار ہو چکا ہے۔

سب سے زیادہ رقم (۴۵ لاکھ پچاس ہزار پونڈ) صحت پر خرچ کی جائے گی۔ زراعت پر تیس لاکھ اور صنعت پر گیارہ لاکھ پچاس ہزار پونڈ خرچ ہوں گے۔ اگر یہ پلان کامیاب ہوگئی تو اسکو دس سالہ منصوبوں کیلئے بڑھا دیا جائے گا۔

(اسٹار)

ٹوکیو ۱۶ مئی۔ شنگھائی سے برطانوی اور امریکی باشندوں کے طیارے کے ذریعہ انخلاء کی برطانوی تیاریاں آج سے شروع ہو گئی ہیں۔ ہانگ کانگ کے حکام نے (فلائنگ بوٹ) کو حکم دیا ہے

گندم کی قیمت میں مزید کمی

نیا بھاؤ سوا گیارہ روپے فی من مقرر کیا گیا

لاہور ۱۶ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء سے راشن شدہ علاقوں میں خالص گندم (گندے اور جو کی آمیزش کے بغیر) جاری کی جائے گی۔ اور اسی تاریخ سے صوبائی ذخیرہ کے گندم کی تھوک قیمت فروخت میں مزید کمی کر کے اسے گیارہ روپے ۴ آنے فی من مقرر کیا جائے گا۔

یہ تبدیلی عوام کے لئے راشن شدہ علاقوں میں ۲۰ مئی سے عمل میں آئے گی۔